© rasailojaraid.com

نظرات

جناب فخرالدین علی احمد صاحب کا صدارت کے لئے انتخاب جس گرم جوشی اور اتحاد دیک جہتی کے ساتھ ہوا ہے وہ بے شبہ ہندوستان میں سیکولرزم اور جمہوریت کی روایات و رجحانات کی ایک شاندار کامیابی اور اس بنا پر ملک کے لیے ایک نیک فال ہے، اس کے اثرات ملک میں اور بیرونِ ملک بھی خوش گوار ہوں گے اور اقلیتوں میں اس سے خود اعتمادی کے پیدا ہونے میں مدد ملے گی، پنڈت جواہر لال نہرو، لال بہادر شاستری، مولانا ابوالکلام آزاد اور رفیع احمد قدوائی کی طرح جناب فخرالدین علی احمد صاحب کا کیرکٹر سیاسیات اور ملکی معاملات میں ہمیشہ بے داغ اور ایک کھلی کتاب رہا ہے، ان کا بڑے سے بڑا مخالف بھی اس معاملہ میں ان پر خیانت یا اپنے عہدہ سے اپنی ذات کے لئے ناجائز فائدہ اُٹھانے کا الزام نہیں لگا سکتا، انھوں نے ملک و وطن کے لیے جو قربانیاں دیں اور اس راہ میں انھوں نے جس بے لوث ایثار سے کام لیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے، ایک کامیاب بار۔ ایٹ۔ لا کی حیثیت سے ان کی لیاقت و قابلیت اور ان کی قانونی مہارت اور سیاسی تدبر اپنے اور پرائے سب کے نزدیک مسلم رہا ہے، مرکز میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنے سے پہلے وہ تقسیم سے قبل اور اس کے بعد بھی آسام کی سیاست پر اس درجہ حاوی اور غالب تھے کہ وہ اس ریاست کے مردِ آہن کہلاتے تھے، ایک زمانہ تھا جب کہ آسام کے مسلمانوں کو پاکستانی دخیل کار کہہ کر آسام سے نکالنے کا منصوبہ بن رہا تھا اور وہاں سخت ابتری پھیلی ہوئی تھی، اس موقع پر موصوف نے جس جرأت اور ہمت سے ان لوگوں کی مدد کی وہ کل کی سی بات ہے۔ اس سلسلہ میں فرقہ پرستوں نے موصوف کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر موصوف نے ان کی ذرا پروا نہ کی اور آخر مسلمانوں کا انخلاء رکوا کر دم لیا۔

جو لوگ جناب فخرالدین علی احمد صاحب سے ذاتی طور پر واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ موصوف ایک ایسے اعلیٰ خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو اپنی شرافت و نجابت ثروت۔ ذوقِ علم و ادب حبِ وطن اور ساتھ ہی دینداری اور اسلامی و مشرقی عادات و اطوار کی رعایت میں ممتاز رہا ہے اور موصوف کو اور ان کے سب متعلقین کو بھی ان روایات کا ایک حصہ وافر حصہ میں ملا ہے۔ ہم موصوف کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ ان کا عہدِ صدارت ملک میں امن و امان۔ خوش حالی اور اطمینان اور ترقی کا کامیاب عہد ہو۔ اور ملک اور قوم کو ان کی ذات سے دیرپا اور مستقل فائدہ پہنچے۔

© rasailojaraid.com